

۲۹۵۰

~~۲۹۵۰~~

۲۱۴۰

تادمانی ساحه دکن

۲۱۴۱

~~۲۱۴۱~~

رساله جرحه







۶۶۹  
مالی

۲۱۲

جَاءَ لَهْمُ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

الحمد لله

قادیانی مباحثہ دکن

واقع سکندر آباد دکن بتاریخ ۱۹۲۳ء

جو علماء اسلام کی موجودگی میں برنگلہ سیٹھ علاء الدین صاحب مولانا ابو الوفا منہا  
امری سہری فتح قادیان اور مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب قادیان کے باہمین بابت  
پیشگوئی مرزا صاحب قادیانی متعلقہ مرزا سلطان محمد صاحب تلخ منگوحہ آسمانی  
(تحریری ہوا تھا بغرض فائدہ عام شائع کیا گیا)

سکرٹری انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن

نظام دکن پریس بازار عینی میاں حیدر آباد دکن میں طبع ہوا

قیمت ۳۰



# اخبار المحدثات

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ ۲۲۸۱۸ کے

۱۶ بڑے صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے جس میں

ملکی مذہبی اخلاقی اور تاریخی مضامین چھپنے کے علاوہ متفرق سوال و جواب

دینی قیامی اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں

اور ایک صفحوں دنیا کی چید چید خبریں بھی درج ہوتی ہیں ضمیمہ اخبار توحید

سنت حامی کے بدعت کا ماحی مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام لینے والا اور دنیا

کی چید چید خبریں بتانے والا ہے۔ ان تمام مضامین کے علاوہ اس کا کوئی نمبر

قادیانی مذہب کی تردید سے خالی نہیں ہوتا قیمت سالانہ پانچ روپیہ نمونہ کا پرچہ ٹرکٹ

آئیے پر روانہ ہوگا۔  
الملشخص۔ منیر اخبار المحدثات امرتسر پنجاب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

## مباحثہ مذاہر علماء کرام کی میں

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایشیخ عبد الرحمن صاحب احمدی میں جو مناظرہ  
بتاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء سکندر آباد میں ہوا۔ زمرہ سامعین میں ہم لوگ بھی شریک  
و دونوں فریق کی گفتگو سننے کے بعد ہم لوگ جس نتیجہ تک پہنچے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔  
بحث اس میں تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے الہامی دعویٰ میں سچے تھے یا نہیں  
مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا صاحب کی حسب ذیل عبارت پیش کی۔

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس مشکوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے  
اس کی انتظار کرو“

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنا آخری فیصلہ ان نقطوں میں درج کیا ہے کہ



”اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی“

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے بعد یہ بیان دیا۔

(۱) داماد احمد بیگ (مسمی سلطان احمد) اس وقت تک زندہ ہے۔

(۲) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت آچکی۔

احمدی جماعت نے ان کے اس بیان کو تسلیم کیا۔ اس لئے ہم لوگ نہایت آسانی کے

ساتھ اس نتیجہ تک پہنچ گئے کہ مرزا صاحب اپنے قول کے موافق جھوٹے ہیں۔ اور یہی

مولوی ثناء اللہ صاحب کا دعویٰ تھا۔ اگرچہ اس کے بعد احمدی مناظر نے جواب دینے

کی کوشش کی لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ بجاے مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود مرزا صاحب

کے اقوال و یقینات کی تردید میں مصروف تھے۔

مثلاً مرزا صاحب اپنی پیشگوئیوں کے متعلق یہ یقین رکھتے تھے کہ

”میرے بچائی کے جانچنے کے لئے میری پیشگوئی سے بڑھکر اور کوئی محکم امتحان نہیں ہو سکتا“

مولوی ثناء اللہ صاحب نے تمہید میں ان کے اس نظریہ کا ذکر بھی کر دیا لیکن احمدی

مناظر نے خدا جانے کیوں اس کی تردید کی ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

”پیشگوئی اصل چیز نہیں“

مرزا صاحب تو پیشگوئی کو سب سے بڑھ کر محکم امتحان خیال کرتے تھے لیکن ان کے



وکیل نے دعویٰ کیا کہ پیشگوئی سے کھرے کھوٹے کا امتیاز مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے  
ان کے الفاظ یہ ہیں۔

”پیشگوئی کا ایسا پورا ہونا جس سے غیب کا پردہ اٹھ جائے ناممکن ہے“

حتیٰ کہ سب سے بڑھکر محک امتحان کو انہوں نے تشابہات میں داخل کر دیا۔ اسی طرح  
مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو ”تقدیر مبرم“ قرار دیا تھا۔ لیکن ان کے وکیل نے اسے  
شرط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ قطع نظر اس سے کہ یہ خود مرزا صاحب کی تردید تھی۔  
مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب شرائط کی تشریح پوچھی۔ تو انہوں نے ایسی عبارتیں  
پیش کیں جن سے کسی اور شرط کا بالکل پتہ نہیں چلتا۔ اور بدوستی وہ مرزا صاحب کی  
بعض عبارتوں سے شرط پیدا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن عبارت اس سے ایسا کر رہی تھی۔  
آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر اسے ”تقدیر مبرم“ بھی مان لیا جائے تب بھی اس کا ملنا  
مشکل نہیں۔ ثبوت میں انہوں نے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا کہ انہوں نے  
لکھا ہے کہ ”تقدیر مبرم“ کی ایک قسم مل سکتی ہے۔ عبارت مانگی گئی تو انہوں نے دینے  
انکار کیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہاں تک کہا کہ اگر یہ عبارت مجدد صاحب کے  
کلام میں نکل آوے تو میں اپنے تمام دعویوں سے باز آ جاؤں گا۔ لیکن اس بھی ان کو انکار  
پراصرار رہا۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مجدد صاحب کے کلاموں میں ہم لوگوں کے نزدیک



ایسی کوئی عبارت نہیں ہے مَن ادّعی فعلیہ البیان  
 علاوہ اس کے گفتگو سے بھی یہ بات غیر متعلق تھی سوال تو یہ ہے کہ  
 سلطان محمد کی موت کے ساتھ مرزا صاحب کی صداقت وابستہ تھی جب  
 نہ مراقبان کی صداقت بھی قطعی ہو ا ہو گئی بہم لوگوں کو اس پر سخت حیرت ہوئی  
 کہ جب سلطان محمد مرزا صاحب کی دھمکیوں سے اعراض کر کے ان کی منکوحہ آسمانی  
 قابض رہا اور ان کے الہام کے مقابلہ میں اس نے استقلال کے ساتھ احمد بیگ  
 کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھا۔ تو پھر اس کے قوبہ کے کیا معنی ہو سکتے ہیں لیکن  
 جب خط دیکھا گیا تو اس میں سلطان محمد نے کچھ بھی نہیں لکھا تھا نہ اس نے  
 مرزا صاحب کو ”بنی مانا ہے“ ”نہیج نہ ہدی“ کچھ بھی نہیں بلکہ اس نے یہ جملہ  
 لکھ کر کہ ”پہلے بھی جو خیال کرتا تھا وہی اب سمجھتا ہوں“ خط کے الفاظ میں  
 ایک دوسرے معنی پیدا کر دیئے مثلاً اس نے مرزا صاحب کو شریف بنفس  
 نیک وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور کہتا ہے ان کو ہمیشہ ہی سمجھتا رہا ہوں  
 قواب سوال یہ ہے کہ منکوحہ آسمانی سے نکاح کرنے کے وقت اور مرزا صاحب کی  
 دھمکیوں کے بعد نکاح کو قائم رکھنے کے وقت کیا وہ مرزا صاحب کو اس معنی میں  
 نیک سمجھتا تھا جس معنی سے مرزا ہی سمجھتے ہیں کس قدر عجیب ہے کہ ایک شخص



کھسی کو موت کی بد دعا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے مرنے کے بعد تیری بیوی سے  
میں نکاح کروں گا۔ اور وہ ایسے شخص کو نیک شریف بھی خیال کرتا ہو۔  
مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ بیان کہ اس خط میں تعریفی جوٹیں ہیں  
بالکل صحیح ہے۔ اور ان الفاظ کے وہی معنی ہیں جو اس شعر میں ہیں۔

بڑے پاک باطن بڑے صاف دل

ریاض آپ کو کچھ ہم ہی جانتے ہیں

بہر حال اگر مرزا صاحب کی پیش گوئی کو مبرم نہیں بلکہ مشروط بھی مان لیا جا  
یا مبرم کے ٹل جانے کو بھی بفرض محال تسلیم کر لیا جائے اور اخیر میں پھر اس  
خط کو بھی سلطان محمد کا صحیح خط سمجھ لیا جائے۔ اگرچہ اس کی صحت کا کوئی ثبوت  
نہیں پیش کیا گیا۔ پھر بھی تو یہ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور ہر حالت میں مولوی  
ثناء اللہ صاحب کا فیصلہ قضی الرجل علی نفسه (مرزا صاحب اپنا  
فیصلہ خود کر کے دنیا سے قشر لے گئے ہیں) بالکل صحیح ہے۔ الہام کا دعویٰ  
خود مرزا صاحب نے کیا تھا۔ حجت انہی کی بات ہو سکتی ہے دوسروں کو اس  
میں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

۲  
و سنخ حکیم مقصود علی خاں۔ دستخط محمد عبدالقدیر صدیقی پروفیسر جامعہ عثمانیہ



دستخط محمد عبدالواسع پرفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ۔ دستخط عبدالحمید پرفیسر جامعہ عثمانیہ  
 مناظر احسن گیلانی پرفیسر کلیہ عثمانیہ۔ ابوالفدا نور محمد مدرسہ اسلامیہ کراچی  
 سید محمد بشیر شاہ قادری۔ مولوی محمد بن ابراہیم دہلوی۔ مولوی محمد امین نیجابی  
 مولوی الہ داد خاں مفتی عبد اللطیف پرفیسر جامعہ عثمانیہ۔ حکیم شیخ احمد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَدَدُ نَصَائِعِ عَلَى النَّبِيِّ وَالْذِّكْرِ

عصر سے مالک محروسہ سرکار عالی (حیدر آباد دکن وغیرہ اضلاع) میں قادیانی ہند کی تحریک بڑے زور سے پھیل رہی تھی جس کی وجہ سے دیندار طبقہ مسلمانوں میں سخت پریشانی تھی کیونکہ سیٹھ الہ دین مرحوم سوداگر سکندر آباد کے بڑے بیٹے عبداللہ قادیانی مذہب قبول کر کے اس کی اشاعت شروع کر دی تو خود ان کے بھائیوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ اب ضرورت محسوس ہوئی کہ قادیانی مذہب کے متعلق فیصلہ کن مقابلہ کیا جائے اس خدمت جلیلہ کے لئے دور دراز ملک پنجاب میں نظر پڑی تو حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امر قسری شیر پنجاب فلاح قادیان کو تکلیف دی گئی۔ جناب مدوح مع مولانا محمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد امین صاحب امر قسری کے ۱۶ جنوری ۱۹۲۳ء کو سکندر آباد دکن ہوئے پہلی تقریر آپ صاحبوں کی ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کو سکندر آباد ہی میں ہوئی



جس میں سکندر آباد اور بلدہ حیدر آباد کے لوگ بکثرت شریک تھے مولانا فاتح  
 قادیان کی تقریر کا تمام علاقہ میں ایک غلغلہ بلند ہوا۔ بلدہ حیدر آباد میں کئی  
 جگہ وعظ کے جلسے ہوئے جن میں مولانا محمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد امین صاحب  
 امرتسری کی تقریر عموماً توحید و سنت پر ہوتی اور مولانا فاتح قادیان کی تقریر کا  
 اکثر حصہ قادیانی مذہب کے متعلق ہوتا۔ مولانا موصوف کا طرز بیان عجیب  
 و نفیس ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب میں تو گویا آپ کو حفظ ہیں ہر بات  
 میں مرزا صاحب کی کتابوں سے حوالہ موجود۔ ان وعظوں کے اثر سے قادیانی  
 جماعت بہت گھبرائی تو عبد اللہ دین صاحب نے قادیان سے مرزائی عامل کو  
 بلایا اور مباحثہ کی بابت تحریر ہوئی۔

انجمن اہل حدیث سکندر آباد سے ان کی خط و کتابت ہو رہی تھی جس میں مباحثہ کے  
 بعد مباہلہ کا ذکر بھی آتا تھا۔ انجمن اہل حدیث نے لکھا کہ ہم شرعی مباہلہ کے لئے بھی  
 تیار ہیں۔ ایک روز الہ دین صاحب کے نبگلہ پر چاروں بھائیوں نے منع بعض  
 دیگر اصحاب کے ایک مجلس منعقد کی جس میں مباہلہ کا ذکر بھی آیا تو قادیانی جماعت کے  
 کما مولانا شہداء اللہ ہم سے مباہلہ کریں تو سال تک خدائی فیصلہ ہو جائیگا مولانا موصوف  
 نے فرمایا کہ سال کی مدت کا ثبوت قرآن میں یا حدیث میں نہیں۔ بلکہ حدیث شریف میں



تو یہ ثابت ہے کہ مباہلہ کھندگان میں سے جو کاذب ہوتا اس پر فوراً اثر ہوتا اور اسکی  
 ساری قوم ایک سال تک تباہ ہو جاتی۔ قادیانی جماعت نے انکار کیا کہ اس حدیث  
 سے فوراً نزول عذاب کا ثبوت نہیں ہوتا۔ مولانا فاتح نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی  
 کسی اچھے عالم سے معلوم کئے جائیں۔ بعد رو و کد کے دوسرے روز چار بجے میو  
 میں سے خافصاحب احمد الدین صاحب نے مولانا مناظر احسن صاحب  
 پر وفیسر عثمانیہ کالج پر حسن ظن ظاہر کیا چنانچہ وہ عبارت عثمانیہ کالج کے  
 علماء کی خدمت میں پیش کی گئی جو معہ جواب درج ذیل ہے

**سوال۔** علماء کرام مندرجہ ذیل عبارت کا کیا مطلب بیان فرماتے ہیں  
 قال والذی نفسی بیدہ ان الھدایۃ قد تدلی علی اھل نجران  
 لولا عنوا المسیحی افرحہ و خنازیر و لا صطرہ علیہم الوادی ناداً  
 واستاصل اللہ نجران و اھلہ حتی الطیر علی راس الشجرۃ  
 ولما حال الخول علی النصارى کلھم حتی یھکلی

اس عبارت سے موجودہ ملا عنین کافرین پر فوری اثر پہنچنا چاہیئے بلال تراخی۔  
 الجواب۔ اس عبارت سے واضح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا عنین پر اثر  
 مباہلہ فوراً بلامحلت ہوتا۔ عبد اللطیف پر وفیسر۔ محمد عبد القدیر صدیقی



محمد عبدالواسع پروفیسر۔ مناظر احسن گیلانی پروفیسر  
 خدا کا شکر ہے کہ بجائے ایک عالم کے چار علماء نے عبارت کے معنی وہی بتائے  
 جو مولانا فتح کہتے تھے تاہم فریق ثانی نے ان معنی کو تسلیم نہ کیا۔ مگر مباحثہ  
 کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مواعظ کے جلسوں میں  
 بار بار فرماتے رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ قادیانیوں سے ہمارا مناظرہ فیصلہ کن  
 ہو جس کی صورت یہ بتائی کہ سرکار عالی خلد اللہ ملکہ فریقین کی گفتگو نہ کر  
 سرکاری فیصلہ فرمائیں جو اسلامی دنیا میں کارآمد ہو۔ اس کے متعلق  
 کارروائی ہو ہی رہی تھی کہ ان چار بھائیوں کی خواہش سے ایک مختصر سا  
 مباحثہ ان کے مکان پر تجویز ہوا جس کی رونما ورج ذیل ہے۔  
 مجلس مباحثہ میں جو حضرات علماء کرام تشریف فرما تھے ان کے اسماء گرامی  
 مع ان کی تصدیقات کے اول درج ہو چکے ہیں۔

مباحثہ شروع ہونے سے پہلے جو واقعات اور اضطرابی حرکات جماعت احمدیہ  
 ظاہر ہوئیں ان کو بیان کیا جائے تو طول ہو گا۔ اس لئے ہم ان سب کو چھوڑ  
 ہیں اور اصل بات کو پیش ناظر بن کرتے ہیں قرار پایا تھا کہ جلسہ کے انتظام کے  
 لئے سید ہمایوں مرزا میر شہید آباد صدر ہوں صدر صاحب کے فیصلے سے



مولانا فتح کو پہلا وقت ۲۰ منٹ تحریر پرچہ کے لئے دیا گیا۔ موصوف نے ۱۵ منٹ  
میں پرچہ پورا کر دیا۔ چنانچہ پرچہ اول یہ ہے۔

پرچہ اول منجانب مولانا ابوالوفائنا والہ صاحب امرتسری  
جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں خدا کی طرف سے الہام  
پاتا ہوں میری سچائی کے جانچنے کے لئے میری پیش گوئیوں سے بڑھکر اور کوئی  
محکم امتحان نہیں ہو سکتا۔ آئینہ کلمات ص ۲۸۸ شہادۃ القرآن ص ۵  
پر جناب موصوف نے ایک پیش گوئی مسلمانوں کے لئے خاص کی ہے جس کے کئی  
ایک حصے ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

”۱) مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہوتا ہے اس کا  
داماد اڑھائی سال کے اندر فوت ہو دے ۲) مرزا احمد بیگ تاروز شادی و تحریر  
فوت نہ ہو۔ ۳) پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے وغیرہ۔“

یعنی داماد مرزا احمد بیگ کی موت کے متعلق اسی حوالہ میں کہا ہے کہ اسکی  
میعاد ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینہ باقی رہ گئی ہے جو اگست ۱۸۹۳ء کو  
ختم ہوتی ہے یعنی مرزا صاحب کے الہام کے مطابق مرزا سلطان محمد داماد  
مرزا احمد بیگ اگست ۱۸۹۳ء کے بعد بقیہ حیات دنیا میں نہیں رہ سکتا تھا



جب وہ اس مدت کے بعد بھی زندہ رہا تو جناب مرزا صاحب نے آحشری  
اگر مینٹ (اقرار نامہ) ان لفظوں میں شائع کیا۔

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی دانا و احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے  
اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور  
میری موت آجائے گی اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا  
ہی پورا کرے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتم کی پیش گوئی پوری ہوئی۔“  
(ہمیں ان دونوں کے پورا ہونے پر بھی اعتراض ہے)

یہ عبارت باواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد یعنی اس لڑکی کا خاوند  
جس سے مرزا صاحب قادیانی نے الہامی نکاح کا دعویٰ کیا تھا وہ اگر مرزا صاحب  
کی زندگی میں نہ مرے تو جناب مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ الہام درست  
وغیرہ بقول ان کے چھوٹے ہوں گے اس کا نام جناب مرزا صاحب نے تقدیر  
مبرم رکھا ہے یعنی ان کی فیصلہ النبی حوالہ رسالہ انجام آتم ص ۳۳ اسی کتاب کے  
ضمیمہ انجام آتم ص ۳۵ پر اس دعویٰ کو دوسرے لفظوں میں یوں شائع کیا  
فرماتے ہیں۔

”یاد رکھو کہ اس پیش گوئی (مستقلہ مرزا احمد بیگ) کی دوسری“



جنوری نہ ہوئی (یعنی داماد مرزا احمد بیگ بھی سلطان محمد  
ناک محمدی بیگم ساکن پٹی فوت نہ ہوا تو میں ہر ایک بد سے  
بدتر ٹھہروں گا۔)

سلطان محمد مذکور اگست ۱۸۹۴ء تک زندہ رہا بلکہ وہ آج تک بدانتقال  
جناب مرزا صاحب قادیانی زندہ ہے حالانکہ اس اثنا میں وہ جنگ  
عظیم کے دوران میں فرانس بھی گیا جہاں اس کی گدی میں گولی لگ کر  
مرنے لگی مگر زندہ رہا اور آج تک بھی زندہ ہے اور اس کی اولاد بھی  
بہ کثرت آج تک خدا کے فضل سے موجود ہے شریعت اسلامیہ کی تعلیم کا  
مفہوم ہے۔ یُوْخَذُ اَطْعَمُ باقارہ یعنی انسان اپنے اقرار پر مایوس ہونا  
حضرت مرزا صاحب نے اقرار کیا نہ صرف کیا بلکہ شائع کیا کہ مرزا سلطان محمد  
مرنامیری زندگی میں ان ٹل فیصلہ الہی ہے یہ بھی فرمایا اگر وہ میری زندگی  
میں نہ مرے تو میں جھوٹا بلکہ یہ بھی صاف اقرار کیا کہ میں اس صورت میں  
یعنی مرزا سلطان محمد کے نہ مرنے کی صورت میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔  
جس صورت میں جناب مرزا صاحب کا یہ اقرار ہے اور الہامی اعلان ہے  
اب پبلک فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک سچے تھے۔



قاضی الہ جل علی نقسہ

ابوالوفائنا، اللہ امرتسری مناظر محمدی سکندر آباد دکن

دستخط یہ ہمایوں مرزا

صدر جلسہ

مولف اس پرچہ کا مضمون بالکل صاف ہے حضرت مولانا فتح قادیان کی  
تقریر کی تشریح کی محتاج نہیں مختصر مضمون اس پرچہ کا دو نقطوں میں ہے  
کہ خود مرزا صاحب کے اقرار اور اعلان کے مطابق مرزا صاحب جھوٹے ہیں

اب فیرق ثانی کا جواب ملاحظہ ہو۔

پرچہ اول منجانب مولوی شیخ عبدالرحمن صاحب احمدی منار

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمد عبد اللہ

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ و السلام

کی ایک پیش گوئی پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی بیشتر اس کے

کہ میں اس پیش گوئی کے متعلق جواب دوں ضروری سمجھتا ہوں کہ مختصر

طو پر بیابندی وقت پیش گوئیوں کے سمجھنے کے متعلق جو اصل قرآن شریف

واحادیث صحیحہ سے معلوم ہوئے ہیں عرض کر دوں۔ یاد رہے کہ پیش گوئی



کوئی اصل چیز نہیں ہے اصل چیز انبیاء علیہم السلام کی صداقت ہے اور انکی  
 اس غرض کا پورا ہونا ہے جس غرض کے لئے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دینا  
 میں بھیجے جاتے ہیں اور وہ غرض خداے تعالیٰ اور اس کی تمام صفات پر  
 کامل ایمان پیدا ہونا ہے پیشگوئی یا کوئی اور دلیل صحیح انبیاء کی صداقت کو  
 ظاہر کرنے والی وہ اس اصل کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اصل چونکہ ایمان ہے  
 اور ایمان کے متعلق شریعت نے قہر ارادیا ہے کہ وہ ایمان بالغیب ہے اس لئے  
 کوئی دلیل ایسی نہیں ہو سکتی کہ وہ غیب کے پردہ کو اٹھا دے اور پیشگوئی چونکہ  
 دلائل میں سے ایک دلیل ہے اس لئے اس پیشگوئی کا پورا ہونا جس سے غیب کا  
 پردہ اٹھ جائے ناکافی ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں تمام انبیاء علیہم السلام کی  
 پیشگوئیوں کے متعلق لوگوں کو ابتلا آتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ نے حضرت رسول کریم کی وفات پر یہ فرمایا کہ اللہ کی قسم نبی کریم فوت نہیں ہو  
 اور اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں سوائے اس کے کوئی  
 خیال نہیں گذرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور بھیجے گا اور پھر آپ منافقوں  
 ہاتھ کاٹیں گے۔ درمشورہ بحوالہ بخاری و نسائی جلد ۲ ص ۱۵۰ جس سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ حضرت عمر یہ سمجھتے تھے کہ نبی کریم خود منافقوں کے ہاتھ کاٹیں گے مگر آپ



وقوع میں نہ آیا۔ اسی طرح جب نبی کریمؐ کو یہ بتایا گیا کہ آپ خانہ کعبہ کا طواف  
 فرمائیں گے آپ نے اسی وقت صحابہ کو سفر کا حکم دیا چنانچہ تمام صحابہ کرام مدینہ سے  
 مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں مقام حیدریہ پر کفار مکہ نے آکر روکا۔ اور  
 ایک معاہدہ فریقین کے درمیان قرار پایا جس کی رو سے مسلمانوں کو مدینہ کی  
 طرف ٹوٹنا پڑا۔ اس پر تمام صحابہ کو شک پیدا ہوا اور حضرت عمرؓ نے حضرت  
 نبی کریمؐ سے دریافت کیا کہ کیا آپ خدا کے رسول نہیں ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں  
 میں خدا کا رسول ہوں تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا  
 کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں گے حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں کہا تھا مگر یہ نہ کہا تھا  
 کہ اس سال کریں گے۔ صحابہؓ کو اس سال حج نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر ابتلا  
 آیا کہ رسول کریمؐ نے ان کو حکم دیا کہ قربانیاں فوج کروادہ منڈ والو تو لکھا ہے  
 کہ ایک صحابی بھی اس حکم کی تعمیل میں نہ اٹھا۔ یہاں تک کہ آپ نے تین بار  
 فرمایا۔ فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۲۵۵ و ۲۵۶ مگر کسی نے تعمیل نہ کی یہ ابتلا اس لئے آیا کہ  
 یہ سمجھا گیا تھا کہ پیشگوئی اسی طور پر پوری ہونی چاہئے جس طرح کہی جائے یا حضورؐ  
 نے جس طرح سمجھا ہے پس پیشگوئیوں کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں محکمت  
 بھی ہوتی ہیں اور تشابہات بھی یعنی بعض ایسی پیشگوئیاں ہوتی ہیں جو کئی



حصوں پر عمل ہوتی ہیں بعض اوقات نبی ایک معنی سمجھتا ہے لیکن وہ اس کے  
 لحاظ سے پوری نہیں ہوتیں اس سبب سے لوگ ٹھوکر کھاتے ہیں حضرت  
 امیر صاحب اکی یہ پیش گوئی بھی اسی طرح کی پیشگوئیوں میں سے ہے  
 حضرت شیخ موعود (امیر صاحب علیہ السلام) کی بہت سی پیشگوئیاں ایسی بھی  
 ہیں جو بین طور پر پوری ہوئی ہیں اگر مجھے موقع دیا گیا تو میں افشاء اللہ انکو  
 پیش کر دو گا فی الحال چونکہ مجھے ایسی پیشگوئی کے متعلق بیان کرنا ہے جو متفقہ  
 میں سے ہے اور جس کے متعلق فریق ثانی نے اعتراض کیا ہے۔ اس کے  
 متعلق یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ پیشگوئیوں کی غرض کیا ہوتی ہے۔  
 اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں وما من رسل بالآیات الا تخویفاً  
 ہم نشان نہیں بھیجا کرتے ہیں مگر ڈرانے کے لئے۔ پھر فرماتے ہیں فاحذوا  
 بالباساء والضراء لعلکم تفرعون ہم لوگوں کو دکھوں و بیماریوں  
 پکڑتے ہیں تاکہ وہ ہمارے حضور عاجزی و گریہ زاری کریں۔ ان دونوں  
 آیتوں سے البتہ یہ پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غرض ایسی پیشگوئیوں سے  
 جن میں کسی پر عذاب نازل ہونے کا ذکر ہوتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ ضرور اس کو  
 مورد عذاب ہی بنایا جائے بلکہ اصل منشاء الہی خوف پیدا کرنا ہوتا ہے اور



توبہ استغفار کی طرف توجہ دلانی ہوتی ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ  
 کی صفت جہاں شدید العقاب ہے یعنی عذاب دینے والا وہاں غافر  
 الذنب وقابل التوب بھی ہے یعنی گناہوں کا بخشنے والا اور توبہ قبول  
 کرنے والا اس بات کی تصدیق کہ اللہ تعالیٰ عذاب کو چھوڑ بھی دیتا ہے  
 اس آیت سے بھی ہوتی ہے رحمتی وسعت کل شیء یعنی میری رحمت  
 ہر چیز پر حاوی ہے پس اگر انسان آپ اعمال میں تغیر کرے تو اللہ تعالیٰ  
 کی رحمت اس کو پکڑ لیتی ہے اور حدیث شریف میں بھی آتا ہے لا یورد  
 القضاء الا الدعاء۔ خدا کی قضا یعنی تقدیر کو نہیں ٹلا سکتی ہے  
 مگر دعا۔ ان چند باتوں کے بعد میں اصل اعتراض کی طرف آتا ہوں  
 مرزا احمد بیگ لکھنؤ کے داماد کے متعلق پیشگوئی کی جو عرض تھی وہ حضرت  
 مرزا صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس پیشگوئی کی یہ بنیاد  
 نہ تھی کہ خواہ مخواہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کی درخواست کی گئی تھی بلکہ  
 بنیاد یہ تھی کہ فی الواقع ثانی جن میں مرزا احمد بیگ بھی ایک تھا اس عاجز  
 غیر ہی رشتہ دار مگر دین کے مخالف تھے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان اپنی  
 محبت پوری کرے تو اس نے نشان دکھلانے میں وہ پہلو اختیار کیا



جس کا ان تمام بیدین قرابتیوں پر اثر پڑتا تھا اس اصلی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ ذیل الفاظ کو بھی زیر نظر رکھا جائے۔ ”ندائے تعالیٰ نے اپنے الہام پاک سے میرے پر خطا ہر کیا ہے کہ اگر آپ اپنی دختر کلاں کا رشتہ میرے ساتھ منظور کریں تو وہ تمام نحوستیں آپ کی اس رشتہ سے دور کر دیگا اور آپ کو آفات سے محفوظ رکھ کر برکت پر برکت دیگا۔“

۱۳۔ اگر یہ رشتہ وقوع میں نہ آیا تو آپ کے لئے دوسری جگہ رشتہ کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا اور اس کا انجام درد اور تکلیف اور موت ہوگی یہ دونوں طرف برکت اور موت کے ایسے ہیں کہ جن کو آزمانے کے بعد میرا صدق اور کذب معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ جس طرح چاہو آزمالو۔ ”پرچہ نور افشاں“۔ ۱۸۸۸ء۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنا صدق و کذب بتلانا منظور تھا۔ فی الواقع مخالفین نے حضورؑ کے صدق و کذب پر کھنے کے لئے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ یعنی لڑکی کی شادی نہ کی۔ اگر اس کے نتیجہ میں ان پر تکالیف اور موت نہ آتی تو اب تک پیشگوئی جھوٹی نہ کہ سچ ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ادھر لڑکی کی شادی دوسری جگہ ہونا تھا کہ مرزا



احمد بیگ یعنی لڑکی کا والد حسب پیشگوئی چار ماہ کے اندر ہلاک ہو گیا۔  
 اور اس کے ساتھ اس کی دو بہنیں اور اس کی ساس جو اس پیشگوئی  
 میں روک پیدا کرنے والی تھیں فوت ہو گئیں! اور احمد بیگ کا ایک لڑکا  
 بھی ہلاک ہوا۔ اس قدر زبردست تباہی نے اس خاندان پر ایک  
 سخت مہیبت وارو کی اور اس بھیانک اور خوفناک فطارتہ کو دیکھ کر  
 ان لوگوں کے دلوں میں توبہ اور خشیت کا خیال پیدا ہوا! اور قرآن ہیر  
 کی آیت کے ماتحت کہ ہم نشان خون اور قلعہ پیدا کرنے کے لئے بھیجتے  
 ہیں ان کے خون کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ جو گناہ بخشے والا توبہ قبول  
 کرنے والا اور بڑی وسیع رحمت والا ہے اس نے ان پر رحم کیا۔  
 (پانچ منٹ اور ویسے گئے۔)

چنانچہ ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود (مزا صاحب) کی خدمت میں  
 بیعت کے خطوط لکھنے شروع کئے اور خاندان کے بہت سے لوگ احمدی ہو  
 اور پیشگوئی میں یہ شرط محفوظ تھی۔ چنانچہ پیشگوئی کے الفاظ یہ تھے۔  
 لکنیت هذا الہاۃ اثر البکاء علی وجہا فقلت ایتمھا الہا  
 قوی قوی فان البلاء علی عقبک والہصیۃ نازلۃ علیک



یعنی میں نے اس عورت کو دیکھا کہ رونے کے نشان اس کے چہرے پر ہیں  
میں نے کہا! اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ مصیبت تیری لڑکی اور لڑکی  
کی لڑکی پر آنے والی ہے اور تجھ پر بھی آئی ہو الی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود  
(مرزا صاحب) نے احمد بیگ کے داماد کے متعلق اور اس لڑکی کے نکاح میں  
آنے کے متعلق ایام المصلح ص ۹۰ اردو۔ یہ پیشگوئی بھی شرط بہ شرائط کی  
تھی۔ اور ضرور ہے کہ اس وقت تک اس کا دوسرا حصہ یعنی احمد بیگ کے  
داماد کی موت اور لڑکی کا نکاح میں آنا معرض توقف میں ہے جب  
تک کہ خدا تعالیٰ کی فطرت میں اسباب نقص شرائط کے جمع ہوں۔ یعنی  
جب احمد بیگ کا داماد اس شرط کو توڑ دے یعنی اپنی توبہ اور رجوع سے یا  
آجائے تو پھر وہ ضرور مرے گا اور لڑکی نکاح میں آجائے گی لیکن اگر وہ خستہ  
پر قائم رہا تو ایسا نہیں ہوگا۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ احمد بیگ کا داماد  
خستہ شدہ پر قائم رہا یہ ہے۔ خط

اسلام علیکم نوازش نامہ آپ کا پہنچا یاد آوری کا مشکور ہوں میں جناب  
مرزا جی صاحب مرحوم کو نیک بزرگی شریف النفس اسلام کا خدمت گزار  
خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔ مجھے ان کے مریدوں سے



کسی قسم کی مخالفت نہیں ہے۔ بلکہ افسوس کرتا ہوں کہ چند ایک امور آ  
کی وجہ سے ان کی زندگی میں ان کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ نیاز مند سلطان محمد  
یہ خط حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے بعد لکھا گیا ہے۔

دستخط

دستخط

عبدالرحمن احمدی مناظر سید ہمالیوں مرزا پرزیدنٹ جلسہ

ختم۔ ابجکرہ منٹ پر

۳۱

نوٹ ناظرین! اس سارے مضمون میں احمدی مناظر نے ایک لفظ کا  
جواب بھی دیا ہے مولانا فاتح قادیان مناظر اسلام کی تقریر کا سارا مادہ مرزا صاحب  
کی بتائی ہوئی تقدیر مبرم پر تھا تقدیر مبرم کے معنی صاف ہیں قضاء  
آن ٹل یعنی نہ ٹلنے والا حکم الہی پھر جس کو خود ملیم اور صاحب الہام ان ٹل کے  
دو کیونکر ٹل جائے۔ اس کا جواب کچھ نہیں آیا بہر حال مولانا کا پرچہ دوم خط

کریں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم  
منجانب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان تری

۱۰ ابجکرہ ۲ منٹ پر شروع ہوا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ



شیخ عبد الرحمن صاحب احمدی مناظر نے اپنے پرچہ میں جو کچھ تحریر کر ایادہ صاحب  
 کی تصرحات کے بالکل برخلاف ہے میں اصل فیرق اس بحث میں مرزا صاحب کو  
 سمجھنا ہوں۔ مناظر کو ایک دلیل کی پوزیشن سے زیادہ نہیں دے سکتا آپ نے  
 نے پیشگوئی کو ایمان بالغیب کہا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں پیشگوئی سے  
 صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کام آوے۔ پیشگوئی میں  
 وہ امور پیش کرنے چاہیے جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ سکے ضمیر تحفہ گوڑویہ  
 شیخ عبد الرحمن صاحب احمدی مناظر کو دراصل خلط بحث ہو گیا ہے۔ اس لئے  
 میرے سوال کو نکاح کے ساتھ ملا دیا ہے۔ میں نے دانتہ اس لڑکی کے نکاح کو  
 نہیں چھیڑا تھا بلکہ صرف سلطان محمد والا حصہ لیا تھا۔ آپ نے عجیب رنگی  
 اپنے پرچہ میں دکھائی ہے جو اہل علم کے لئے قابل عبرت ہے۔ آپ اس پیشگوئی  
 کو متشابہ بتلاتے ہیں پھر اس کے معنی کی تشریح بھی کرتے ہیں اور شرط شرط  
 بیان کرتے ہیں۔ ہل هذا الاكفافة تبیہ و تناقض صریح میں مطلب  
 کی کتا ہوں۔ مرزا صاحب کے اصلی عربی الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں۔  
 فاطمہ بنی سربى وقال سار بهم آية من انفسهم واجزاني وقال اننى سار  
 بنتا من بناتهم آية لهم فساها وقال انها ستجعل ثيبة ويموت بعلا



و ابیہا الی ثلث سنۃ من حیام النکاح ثم نذرہا الیک بعد  
 موتہما ولا یکن احدہما من العاصمین کرامات الصالحین مسروق  
 صفحہ اخیر۔ یعنی خدانے مجھے الہام سے کہا کہ ان لوگوں کی ایک لڑکی تیرے لئے  
 نشان بناؤنگا جس کا نام بھی لیا۔ فرمایا کہ وہ لڑکی بیوہ کی جائیگی۔ اور اس کا  
 خاوند اور باپ کلح کے دن سے تین سال تک مرجائیکے پھر فرمایا کہ کان  
 ۲ اصل المقصود الاہلاک انجام اتم صفحہ (۲۱۶) یعنی اصل مقصود  
 پیشگوئی سے مانعین کو ہلاک کرنا مارڈالنا ہے۔ مرزا صاحب کا الہام ہے۔  
 شاتان تذبجان۔ دو بکریاں فوج کی جائیگی۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ  
 ہوشیار پوری ہے (جو آسمانی منکوحہ کا باپ تھا) دوسری بکری سے اس کا  
 داماد ہے فرماتے ہیں دو بکریوں کے فوج ہونے کی پیشگوئی اس کے باپ اور اس کے  
 داماد کی طرف اشارہ ہے جو آج سے سترہ سال پیشتر براہین احمدیہ میں شائع  
 ہو چکی ہے ضمیر انجام اتم ص ۵ پر ہے۔

میرے مخاطب نے حضرت عمرؓ اور حدیبیہ کا جو واقعہ بیان کیا ہے۔ شکر ہے کہ  
 اس کا جواب خود ہی دیدیا۔ حضرت عمرؓ کو آنحضرت کے انتقال پر جو خیال زندگی

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے نہیں کہا تھا کہ اسی سال ہو جائیگا۔ مولف



پیدا ہوا تھا وہ ازراہ محبت تھا ناز راہ پیشگوئی۔ حدیبیہ میں حضرت عمر  
 کے سوال کا جواب دربار رسالت سے مل گیا اور حضرت عمر خاموش ہو گئے  
 بلکہ اس جواب سے ایسے شرمندہ ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے  
 کئی کام خیرات کے کئے تاکہ میری یہ غلطی خدا کے ہاں رفع ہو جائے۔ یہ  
 فقرہ بھی اسی جگہ لکھا ہے جو احمدی مناظر نے (کتاب) پیش کی تھی۔  
 اس کے علاوہ قرآن شریف میں اس پیشگوئی کے متعلق صاف فیصلہ ہے  
 لقد صدق الله رسى لہ الرویا با الحق یعنی خدا نے اپنے نبی کا  
 خواب سچا کر دیا۔ اس فیصلہ الہی کے بعد کسی کا حق نہیں کہ وہ اس پیشگوئی کو  
 غلط یا مشتبہ کہہ سکے ورنہ قرآن کا انکار کرنا ہوگا۔ مجھے حیرت ہے کہ احمدی  
 مناظر نے اپنے بیان میں اتنے تناقض اور تضاد کیوں اختیار کئے پہلے  
 تو پیشگوئی کو ایمان بالنبی کے تحت لاتے ہیں۔ اور آگے چل کر کہتے ہیں کہ  
 مرزا صاحب کی کئی ایک پیشگوئیاں بین طور پر ظاہر ہوئیں گی اور وہ ایمان  
 بالنبی کے ماتحت نہ ہونگی۔ ذرا سوچ سمجھ کر بات کیجئے اور کم سے کم یہ خیال  
 کر کے کہئے کہ سامنے کون ہے یہ۔  
 سنبھل کے رکھو قدم دشت خاثرین میں یہ کہ اس نواح میں دابر مہمہ یا بھی ہے



میرے اس جواب میں بہت سے حوالے موجود اور غیر موجود دیئے گئے جن کو جواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا مدار دلیل ایک ہی فقط ہے یعنی "تقدیر مبرم" جس کے معنی نہ ٹلنے والا حکم الہی۔ غیر مشروط ناقابل اسل ناقابل استیرواد مبرم اسم مفعول کا صیغہ ہے ابرام سے ابرام کے معنی مضبوط کرنا قرآن کیف میں ہے ابراہیم ابراہیم ابراہیم ابراہیم۔ اگر مبرم تقدیر بھی کسی ایک آدمی کے لئے لکھنے سے ٹل جائے تو وہ مبرم کیا ہوئی۔ مرزا سلطان محمد کا خط جو پیش کیا گیا ہے وہ خود غیر مصدقہ ہے اس کے باریک نکتہ کو اچھے جماعت نہیں پہنچی۔ وہ کس بلاغت سے احمدیہ فرق پر چوٹ کرتا ہے وہ کہتا ہے مجھے مرزا صاحب کی تقدیر مبرم کا شکار ہونا چاہئے تھا مگر نہ ہوا۔ لہذا ضروری ہے کہ میں اس خط کی تشریح کروں۔ اس خط میں جو یہ لکھا ہے کہ چند امورات کی وجہ سے شرف حاصل نہ کر سکا۔ اس کے ان امور سے مراد وہی بڑا امر ہے جس کا مرزا صاحب کو ساری عمر صدمہ رہا۔ میں اس صدمہ کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وہ پیشگوئی دوسری ہے۔ بہر حال میں اپنی تقریر کا خاتمہ اس پر کرتا ہوں کہ مرزا صاحب نے سلطان محمد کا مرنا اپنی زندگی میں تقدیر مبرم یعنی ان ٹل قرار دیا۔ اور اس کے نہ مرنے کو اپنے جھوٹے ہونے کی علامت



قرار دیا۔ حالانکہ آج تک وہ مع ایک درجن بچوں اور بیوی موصوفہ کے زندہ  
 موجود ہے میں اس شعر پر اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔  
 ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں  
 زلیخانے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا  
 میں اخیر میں مرزا صاحب کے ابتدائی اشتہار سے ایک فقرہ سناتا ہوں  
 جو جولائی ۱۸۸۸ء کا ہے۔ مرزا صاحب اس میں فرماتے ہیں کہ وہ لڑکی  
 جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک  
 اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ نکاح لڑکی کا  
 ۱ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا۔ کتاب دافع الوسوس ص ۲۸۔ مجھے بھی حضرت  
 مرزا صاحب کے اس نازک موقع پر بے اوقات رحم آیا۔ اور احمدی جنت  
 کے اضطراب پر تو میں رات دن پریشان رہتا ہوں۔ کہ الہی تیرے نام سے  
 ایک اللہ کا بندہ اظہار کرتا ہے۔ اور اسے تقدیر مبرم قرار دیتا ہے۔ تیرے  
 پاس کیا کمی تھی جہاں تیرے حکم سے رات دن ہزاروں لاکھوں انسان  
 مرتے رہتے ہیں سلطان مجھ کو بھی مار ڈالتا مجھے خدا کی طرف سے اتنی  
 جواب ملتا ہے اِنی اعلو ما لا تعلمون میں اپنے مخاطب کو اذکر



حضرات (حاضرین) کو علم اور خشیت الہی کا واسطہ دیکر تقدیر مبرم کے  
نقطہ پر توجہ دلاتا ہوں فقط  
دستخط

۳۱/۳/۳۷ دستخط سید ہمایوں مرزا پریذیڈنٹ جلسہ

ابوالوفاشنا، اللہ امر قسری مناظر از جانب فریق محمدیہ

ختم ایچکرہ منٹ پر

مؤلف! اس پرچہ کا مضمون ہمارے نوٹ کا محتاج نہیں صاف ہے کہ  
تقدیر مبرم کے ماتحت مرزا سلطان محمد کو مرزا صاحب سے پہلے مرجانا چاہیے  
تھا مگر انہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرچہ دوم

نجد و فصلی علی رسولہ الکریم

۱۰-۱۱

جواب منجانب شیخ عبد الرحمن صاحب مناظر جماعت احمدیہ

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

مجھے افسوس ہے کہ مولوی شنا، اللہ نے میری تقریر سمجھنے کی کوشش نہ کی  
اور باوجود اس کے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میرے کلام میں تناقض ہے  
مولوی صاحب مجھے کہتے ہیں کہ یہ خیال رکھ کر تقریر کرنا سامنے کون



بیٹھا ہے سو جناب مولوی صاحب کو یاد رہے کہ میں اپنے سامنے اپنا شکا  
 سمجھتا ہوں مولوی صاحب کا بڑا زور اس بات پر ہے کہ سلطان محمد کیوں  
 فوت نہ ہوا میں نے قرآن شریف کی آیات کے حوالوں سے اس بات کو ثابت  
 کیا تھا کہ وہ عذاب کی پیشگوئیاں تضرع اور رجوع سے ٹل جایا کرتی ہیں۔  
 یعنی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس شخص کو معاف کر کے عذاب کو ہٹا لیتا  
 اور ان پیشگوئیوں کی صرف اتنی ہی غرض ہوتی ہے ان آیات کا قطعاً  
 مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور ان کے ماتحت میں نے ثابت  
 کیا تھا کہ مرزا سلطان محمد نے خستہ اللہ کو اپنے دل میں داخل کیا اور وہ  
 حضرت مرزا صاحب کو بچاے کا ذب اور مکار خیال کرنے کے خدا پرست اور  
 نیک اور بزرگ یقین کرنے لگ پڑا جس کے ثبوت میں میں نے اس کا ایک  
 خط پیش کیا تھا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ یہ خط غیر مصدقہ ہے اس  
 رسالہ میں اس خط کا نوٹو دیا ہوا ہے جس کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا ہے اگر  
 یہ خط غیر مصدقہ تھا تو کیوں مرزا سلطان محمد سے اس وقت تک اس کی  
 تردید نہیں کرائی یا خود اس شخص نے اس کی تردید نہیں کی۔  
 باقی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ چند امورات میں نکاح کا امر داخل ہے خارج

لے۔ جو مرزا صاحب کا شکا رہی ہو وہ ایسا شکا کیسے ہو سکتا ہے (موقوف)



بحث بات ہے مجھے اس خطا کے پیش کرنے سے صرف یہ بتلانا مقصود ہے  
 کہ وہ شخص شیگوئی کے وقوع کے بعد ڈرا اور حضرت مرزا صاحب کے  
 متعلق اس کو یقین ہو گیا کہ آپ خدا پرست اور بزرگ انسان ہیں اگر  
 کوئی کلمے رجوع سے تو پرہیز ہوتی ہے کہ وہ شخص بیت میں داخل ہو جا  
 تو اس کے جواب میں قرآن شریف کی یہ آیت مد نظر رہے۔ اللہ تعالیٰ  
 فرعون کا ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ما نریہو من آية الا هي اكبر من  
 اختها واخذناهم بالعداب لعلہم يرجعون یعنی ہم نہیں  
 دکھاتے ان کو کوئی نشان مگر وہ پہلے نشان سے بڑا ہوتا ہے اور ہم  
 ان کو عذاب سے پکڑ لیا تا کہ وہ رجوع کریں۔ اس کے بعد رجوع کا نقشہ  
 کھینچا گیا ہے وہ ان الفاظ میں ہے وقالوا یا ہا الساحر  
 ادع لنا ربک بما عہد عندک اننا لمہتدون فلما کشفنا  
 عنہم العذاب اذہم ینقضون یعنی انہوں نے موسیٰ کو کہا  
 کہ اے جادوگر تو ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر۔ یہ ہے ان کا رجوع اس  
 رجوع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان سے عذاب مٹا دیا جب اتنے  
 سے رجوع پر بھی عذاب مٹ سکتا ہے تو مرزا سلطان محمد صاحب کے



اس قدر عظیم الشان رجوع پر کیوں عذاب نہیں مہٹ سکتا جب کہ اس کے  
 باقی عام رشتہ دار یعنی لڑکی کی والدہ اور اس کی لڑکیاں اور اس کے داماد  
 اس کے اور رشتہ دار احمدی ہو چکے ہیں اور اس خاندان کا سب سے بڑا  
 سردار مرزا محمود بیگ صاحب بھی بیعت میں داخل ہو گئے ہیں اگر یہ پیشگوئی  
 جھوٹی ہوتی تو سب سے پہلا اثر اس خاندان پر پڑنا چاہیے تھا مگر عجیب  
 بات ہے کہ وہ سارا خاندان تو احمدی ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگ انکار  
 کر رہے ہیں میں نے ایام اصلاح کے حوالہ سے بتایا تھا کہ یہ پیشگوئی بعض شرط  
 کے ساتھ متعلق تھی اس حوالہ پر جناب مولوی صاحب نے کوئی اعتراض  
 نہیں کیا پھر میں نے اس شرط کے متعلق الہام بھی بتلایا تھا اس کی بھی  
 کوئی تردید نہیں کی گئی مولوی صاحب نے سب سے بڑا زور "تقدیر میرم"  
 کے لفظ پر دیا ہے مگر افسوس مولوی صاحب نے اس کے بعد کی چند سطریں  
 چھوڑ دی ہیں میں ان کو پڑھ دیتا ہوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب)

نے یہوت و وطن قائل موقف سے سارے خاندان سے کیا کام دیکھنا تو یہ ہے کہ خود مرزا  
 سلطان محمد کا کیا حال ہے کیا اس نے توبہ کی ہے کیا اس نے اپنی بیوی مرزا صاحب کی منگو  
 کو چھوڑا بھی پھر خالی خالی خیریت سے کیا فائدہ موقف



فرماتے ہیں۔

فیصلہ تو آسان ہے! احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا  
 اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے  
 اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں انجام اہم ص ۳۲ اگر یہ بات  
 اٹل تھی تو حضرت مرزا صاحب یہ کیوں فرماتے کہ تکذیب کرنے پر عذاب  
 آسکتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ پھر "تقدیر مبرم" کیا ہوئی تو یاد رہے کہ تقدیر  
 مبرم نہ قرآن شریف کی اصطلاح ہے نہ حدیث کی۔ یہ صوفیا کرام کی  
 اصطلاح ہے پس ہمیں صوفیا کرام ہی کی کتب سے اس کے معنی تلاش  
 کرنے پڑیں گے۔ امام مجدد صاحب افغانی سرہندی اپنے مکتوبات  
 ۲۷ جلد اول ص ۲۲ پر فرماتے ہیں کہ تقدیر مبرم کی ایک قسم ایسی بھی ہے  
 جو ٹل جایا کرتی ہے اور اس کی تائید میں حضرت سید عبدالقادر جیلانی  
 علیہ السلام کا قول لائے ہیں۔ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرا حبا)  
 بھی فرماتے ہیں کہ مومن کامل کا خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا درجہ اور مرتبہ  
 ہوتا ہے! اور اس کی خاطر سے اور اس کی قضر و دعا سے بڑے بڑے



پیچیدہ کام درست کئے جاتے ہیں۔ اور بعض ایسی تقدیریں بھی جو تقدیر  
 مبرم کے مشابہ ہوں بدل جاتی ہیں (آسمانی فیصلہ ص ۱۴)  
 پس خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مرزا سلطان محمد صاحب کی وفات شرطی  
 تھی۔ اگر وہ خشیۃ اللہ کو چھوڑ دیتا تو ضرور اس کی موت ہو جاتی۔ مگر  
 چونکہ اس نے خشیۃ اللہ سے کام لیا حتیٰ کہ اس کی خشیۃ اللہ حضرت  
 مرزا صاحب کی وفات کے بعد بھی دور نہ ہوئی۔ اور اس کو حضرت مرزا صاحب  
 کے تکذیب کی قطعاً جرأت نہیں ہو سکی پس ایسی حالت میں خدا تعالیٰ  
 کی طرف سے عذاب کا آنا قانون النہی کے بالکل خلاف تھا۔ جناب  
 مولوی صاحب نے میرے بیان پر جو اعتراض کئے ہیں وقت کے ختم  
 ہونے کے خیال سے مفصل جواب نہیں دے سکتا۔ مگر اتنا عرض کر دیتا  
 ہوں کہ جو صاحب بھی میری پہلی تقریر کو غور سے پڑھیں گے اسی میں  
 ان کے جواب پائین گے مولوی صاحب نے کہا ہے کہ اصل چٹیا دہلی  
 مانعین کو ہلاک کرنا تھا۔ میں نے پہلے ہی بتلادیا ہے کہ تمام مانعین  
 ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ مولوی صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ میں ان کی  
 لئے بڑا مانع نکلیں تو مرزا سلطان محمد ہے جس نے قبضہ کر رکھا ہے۔



لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کو نشان بنا دوں گا۔ سو یہ پیشگوئی واقع میں  
 پوری ہو گئی۔ ان کی لڑکی زبردست نشان بنی۔ اور اس لڑکی کی  
 وجہ سے مطابق پیشگوئی سخت تباہی آئی۔ اور جو باقی بچے ان کو پہچان  
 نصیب ہوئی۔ باقی اس کا بیوہ بن جانا یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ  
 وہ مشروط تھا۔ سلطان محمد کی وفات کے ساتھ اور سلطان محمد نے  
 رجوع کیا اس لئے وہ قانون اور قرآن شریف کی تعلیم کی ماتحت بیوہ  
 نہیں ہو سکتی تھی۔ پس میں اپنی تقریر کو جو ختم ہونے وقت ختم  
 کر دیتا ہوں۔

دستخط

دستخط

سید ہمایوں مرزا

عبد الرحمن احمدی

پریذیڈنٹ جلسہ

۳۱



مؤلف اس تحریر سنانے کے وقت عجیب نظارہ تھا۔ مولانا فتح قادیان  
 نے اعلان کر دیا کہ اگر مجھ صاحب کی کتاب میں یہ مضمون ہو کہ تقدیر  
 مبرم بھی ٹل جاتی ہے تو میں اپنا دعویٰ واپس لے لوں گا۔ لایئے کتاب  
 دکھائیے۔ مگر فریق ثانی نے کتاب نہ دکھائی۔ کیونکہ اس میں یہ نہیں  
 لکھا کہ تقدیر مبرم بدل جاتی ہے۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ بعض دفعہ اولیاء اللہ  
 اپنے کشفوں میں کسی امر کو تقدیر مبرم جان جاتے ہیں حالانکہ وہ مبرم  
 نہیں ہوتا اس لئے وہ دعایا صدقہ سے ٹل جاتا ہے یہ نہیں کہ اصل تقدیر  
 مبرم بھی ٹل جاتی ہے۔ احمدی مناظر کی چالاکی قابلِ داد ہے کہ آپ خود  
 بھی تقدیر مبرم کے ٹل جانے کے قائل نہیں ہوئے اسلئے بڑی ہوشیاری سے  
 مشابہ تقدیر مبرم کہتے ہیں اللہ اللہ کس قدر کمزور می ہے کہ خود حسب  
 الہام بلکہ نبی بلکہ رسول تو اتنا پر زور دعویٰ کریں کہ سلطان محمد کا  
 مجھ سے پہلے مرنا تقدیر مبرم ہے۔ یہ بھی کہیں کہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو  
 میں جھوٹا۔ مگر احمدی مناظر کہتے ہیں کہ یہ تقدیر باوجود مبرم ہونے کے  
 ٹل گئی حالانکہ قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے۔ لا تبدل کلمات اللہ  
 خدا کے حکم تبدیل نہیں ہو سکتے۔



مباحثہ دور فرمایا تھا۔ دوسرے روز غیر لائق ثانی نے انکار کر دیا خط پر خط لکھا نہ آئے آخر یہ  
 لکھا گیا کہ سامنے نہ آؤ تو اپنے اپنے مکان میں سے پرچہ لکھ بھیجو۔ اس پر بھی راضی نہ ہوئے تو  
 تیسرا پرچہ بتایا ۲۴ فروری ۱۹۲۳ء صبح کے ۹ بجے عبداللہ دین صاحب کو بھیج کر لکھا گیا کہ  
 آج منبر تک جواب کا انتظار ہوگا۔ وہ پرچہ انہوں نے واپس کر کے لکھا کہ شیخ عبد الرحمن صاحب  
 حیدر آباد بھیجیں ان کے اس لکھنے پر پرچہ مذکور بذریعہ ڈاک مکتوب الیہ کو بھیج گیا تھا جو ہنگام

پرچہ نمبر ۳ منجانب مولانا مولوی ابوالوفائے صاحب اتریں غفرلہ  
 شیخ عبد الرحمن صاحب! عام راستی موجب رخصت خداست۔ یہ ایک نہر مصلح ہے جس کی پائ  
 ہر ایک انسان پر فرض ہے میں اس کی پابندی میں آپ کے سامنے آپ کے نبی۔ رسول پیشوا  
 مسیح موعود حضرت مرزا صاحب کا کلام مختلف مقامات سے رکھ دیتا ہوں۔ ایک تو وہی صلا  
 انجام اتم سے کہ مرزا سلطان محمد کا مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرزا تقدیر مبرم ہے۔ دوسرا  
 کرامات الصادقین کے سرورق صفحہ اخیر سے جس کا ترجمہ یوں ہے سلطان محمد یوم نکاح سے تین سال  
 میں مرجائیگا اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے لا تبدل کلمات اللہ یعنی خدا کے احکام نہیں بدلتے  
 چونکہ آپ نے مرزا سلطان محمد کی پیشگوئی اور نکاح والی پیشگوئی دونوں کو ملا دیا ہے کیونکہ ایام نکاح  
 جس مقام کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہاں نکاح کا ذکر ہے اس لئے میں ان دونوں پیشگوئیوں کے انفراد  
 ایک جا کر کے با انصاف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں۔

۱۱) انجام اتم ص ۳۳ جس میں لکھا ہے مرزا سلطان محمد کا مرزا صاحب قادیانی سے پہلے مرزا تقدیر مبرم  
 ۱۲) کرامات الصادقین کے سرورق اخیر صفحہ مرزا سلطان محمد کا مرزا اس کی بیوی کا بیوہ ہونا اور مرزا  
 صاحب قادیانی کے نکاح میں آنا تین دعوے کئے گئے ہیں۔ اور ان تینوں دعووں کو بدل کیا گیا ہے  
 اس الہامی عبارت لا تبدل کلمات اللہ یعنی خدا کے حکموں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی اسے ثابت  
 ہوتا ہے کہ نہ کہ تینوں دعوے غیر قابل ہیں۔ انجام اتم ص ۳۳ کا حوالہ یہ ہے بل الامور قاضو



علی حالہ وکالیودہ احد باحتیالہ والقدر قدر مبرم من عند رب العظیم یعنی یہ کام  
(نکاح مرزا) ہو کر ہو گیا کوئی اس کو نہیں دیکھ سکیگا یہ خدائی تقدیر مبرم ہے آپ نے تقدیر مبرم کو قابل  
تبدیل بنانے کی کوشش کی ہے قطع نظر اس سے کہ آپ اس میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں میں  
آپ کو بتلاتا ہوں کہ یہ کوشش آپ کی مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہے۔ آئیے ذرا  
خدا کا خوف دل میں رکھ کر اور یہ جان کر کہ ایک دن اس کے سامنے حاضری ہے جس کی شان یہ ہے  
لا یعذب عذابه احد ولا یحق وثاقه احد۔ مرزا صاحب کی عبارت مندرجہ ذیل  
غور سے پڑھیں جو یہ ہے۔

وہ نفس مشکوئی یعنی اس عورت (محمدی بیگم) کا اس عاجز (مرزا صاحب قادیانی) کے نکاح میں آنا  
تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدل  
کلمات اللہ، یعنی میری بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے  
(اشارہ بارہ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

یہ میں تقدیر مبرم کے معنی اور مراد جو مرزا صاحب نے خود بیان فرمادی ہے پس ان ساری عبارتوں کو  
طا کر مندرجہ ذیل نتیجہ غور سے سنئے۔

محمدی بیگم کا نکاح مرزا میں آنا موقوف ہے مرزا سلطان محمد کی موت پر۔ قاعدہ اصولی ہے مقدمہ  
الواجب واجب نکاح جب ان ٹل ٹھیرا تو سلطان محمد کی موت بھی مرزا صاحب کی زندگی میں  
ضرور ہی ان ٹل ٹھیری چونکہ محمدی بیگم کا بعد انتقال اپنے خاوند سلطان محمد شاہ کے میوہ ہو کر  
نکاح مرزا میں آنا ضروری تھا جو نہیں ہوا اس لئے میں آپ کو اس خدائے علیم کے نام کا واسطہ دیکر  
حوالہ جات مذکورہ کے بعد صلیب ضمیر انجام اتم پر توجہ دلاتا ہوں جس میں مرزا سلطان محمد کی موت  
نہ آنے پر مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں تمام مخلوق سے بدترین نینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ میں  
حیران ہوں کہ ایسی مقصودات صیر کو کہہ دیتے ہوئے آپ انجام اتم صلیب کی عبارت کیوں پیش  
کرتے ہیں جس میں مرزا سلطان محمد کی اڑھائی سالہ میعاد گزر جانے کا جواب ہے وہ میری پیش کردہ عبارت



تقدیر مبرم سے بے تعلق ہے اصل بات یہ ہے کہ سلطان محمد کی بابت جناب مرزا صاحب کی پیشگوئی  
 دو صورتوں میں ہے ایک اڑھائی سالہ جس کی میعاد اگست ۱۸۹۲ء کو ختم ہونے پر اعتراضات شروع  
 ہوئے تو آپ نے اس کو انداز سی پیشگوئی قرار دیکر التوا میں پڑ جانے کا اعلان کیا۔ اس التوا کی جو  
 سلطان محمد کا خوف بتلایا اور اسی پر اس کو قسم کھانے کا صفحہ مذکور پر ذکر کیا ہے مجھے اس پیشگوئی اور  
 اس کے التوا سے اس وقت بحث نہیں ہے دوسری صورت اس پیشگوئی کی یہ ہے جس کی عبارت میں  
 نقل کی ہے کہ وہ تقدیر مبرم معنی مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں اس کا مرنا ضروری ہے جس کی  
 دنوں یا ہفتوں یا سالوں سے تحدید نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ اتنا ہی بتایا گیا ہے کہ وہ مرزا صاحب  
 قادیانی ہی کی زندگی میں مرے گا اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوہ محمدی بیگم (خدا اس کو اس حدیث سے  
 ہمیشہ محفوظ رکھے) مرزا صاحب کے الہام کے مطابق نکاح ثانی سے مرزا صاحب کی منگوتی بیگی جو  
 اور نہ سلطان محمد مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں بلکہ آج تک فوت نہ ہوا ان صحیح واقعات سے  
 چشم پوشی کر کے جو شخص یا جماعت مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو سچا سمجھے میں ان کے حق میں بجز  
 اس کے کیا کہہ سکتا ہوں۔ **ماہولاء القود لا یکادون یفقهون حدیثاً** اور اس  
 شعر کے سوا میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

الشی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے دے آدمی کو موت پر یہ بدادانہ دے  
**اطلاع**۔ اس پرچہ کا جواب آج ۲۵ فروری ۱۹۲۳ء تک نہیں آیا ناظرین پرچوں کو بلا خطہ کر کے  
 حق و باطل میں فیصلہ کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت دے آمین۔

خاکست

مرزا محمود علی بیگ

مرقوم ۲۵ فروری ۱۹۲۳ء

سکرٹری انجمن اہلحدیث سکس رآباد دکن



# قادیانیوں کے متکبرانہ اور ان کا جواب

ناظرین کرام! پنجابی بنی مرزا غلام احمد قادیانی آبخمانی اور ان کی امت کے دعوے اور عقائد یہ ہیں کہ جو شخص مرزا صاحب قادیانی کو نبی۔ رسول مسیح موعود۔ ہمدی مسعود۔ امام الزماں اور مجدد وغیرہ نہیں مانتا وہ کافر ہے اور اس کے پیچھے کسی مرزائی کی نماز درست نہیں چاہے مرزا صاحب کا منکر کیسا ہی عالم دیندار موجد اور متبع سنت ہو وہ کافر کا کافر ہی رہے گا اور جہنم میں جائیگا۔ قادیانی امت نے دنیا بھر کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا رکھا ہے عام مسلمان جب مرزا صاحب قادیانی کے جھوٹے دعوے اور الہامات اور غلط بیانیوں کا انکار کرتے اور ان ہی کی کتابوں سے ان کا جھوٹ ثابت کرتے ہیں تو قادیانی لوگ تنگ آکر دو باتیں پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ مباہلہ کر لو جس میں دونوں فریق (محمدی اور احمدی) جھوٹے پر لعنت کریں۔ پھر دیکھو سال تک کیا ہوتا ہے۔ اس کا جواب مولانا مولوی ثناء اللہ شیر خباب فتح قادیان نے یہ دیا ہے کہ سال بھر کی مدت کسی روایت میں نہیں بلکہ تفسیر معارف التنزیل سے دکھایا کہ مباہلہ کی دعوت دینے والے کا اثر فریق ثنائی پر فوراً ہونا چاہیے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں **لَا عُنْوَا الْمَسْخُورَ** (الحديث یعنی مباہلہ کرنے والے اگر مباہلہ کرتے تو فوراً مسخ کئے جاتے کیونکہ کوئی حرف شرط ہے اور شرط کی جزاء متعین ہوتی ہے پس جب کبھی قادیانی لوگ مباہلہ کی دعوت دیں تو ہمارے برادران اسلام ان سے لکھو ایسے کہ مباہلہ ہوتے ہی ہم پر اثر نہ ہو تو قادیانی جھوٹے ہونگے اور مرزائی مذہب سے تائب ہونگے تائب ہونے کی صورت میں اتنی رقم بطور تادان ادا کریں گے بلکہ اقرارنامہ کے ساتھ ہی رقم تادان کسی مانتہ دار کے



پاس رکھوالیں۔

دوسرا ہتکندہ ان کا یہ ہے کہتے ہیں کہ آؤ قسم کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر  
ایک سال تک موت یا عذاب آئے اس کا جواب مولانا فتح نے جو دیا  
ہے وہ بہائی مسلمانوں کے یاد رکھنے کے لئے درج ذیل ہے۔

### قادیانی جماعت کو جواب

ملخص از اشتہار مولانا ابو الوفا شتا، اللہ صاحب امر قری فتح قادیان بزمانہ در دو حیدایا  
(مورخہ ۶ ربیعہ در ۱۳۲۵ھ)

برادران اسلام! میں جب سے آیا ہوں میری تقریریں اپنے متعین آپ لوگوں نے دیکھا  
کہ قادیانی مذہب کے جواب میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتا میں تو صرف ان کے نبی  
رسول قادیان کے الفاظ سناتا دیتا ہوں اس پر بھی میرے عنایت فرما قادیانی لوگ خفا میں  
چنانچہ جناب عبداللہ دین صاحب احمد سی سوداگر سکندر آباد کے ایک اشتہار دیا ہے  
جس میں موصوف نے لکھا ہے کہ مولوی شتا، اللہ تکذیب مرزا صاحب پر ہمارے پیش کردہ  
عبارت میں حلف اٹھائیں تو ہم ان کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیں گے اس عبارت  
میں سوائے طول فضول کے کچھ فائدہ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ میں حلف اٹھاؤں  
کہ مرزا صاحب قادیانی دعویٰ مسیحیت وغیرہ میں جھوٹے تھے اگر میں اس حلف میں  
جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر ہلاک ہو جاؤں وغیرہ۔

میں صلبہ ۵ ربیعہ در ۱۳۲۵ھ میں اعلان کر چکا ہوں کہ میں عبداللہ دین صاحب کے  
الفاظ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیں گے لیکن ایک سال  
تک میں زندہ سلامت رہا تو یقیناً احمدیوں کے نزدیک بھی سچا ثابت ہو گا پس عبداللہ  
الدین صاحب اور میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) تحریر کر دیں کہ بعد سال  
ہم آپ کو سچا جان کر حکیم قرآن شریف کو نواہد الصداقین مرزا صاحب قادیانی کا



مذہب چھوڑ کر مولوی شہداء اللہ امر قسری کے ساتھ ہو کر تبلیغ کریں گے اور دونوں یا کوئی ایک ایسا نہ کریں گے تو دس ہزار روپیہ فغامی رقم مولوی شہداء اللہ کو دینگے۔ اگر خیال ہو کہ عہدہ الدین صاحب اس عہدہ کے ذمہ دار اس لئے ہوں گے کہ انہوں نے اشتہار دیا خلیفہ قادیانی کیوں عہدہ لکھیں اس کا جواب یہ ہے کہ اسی مضمون کا ایک اشتہار مثنیٰ قاسم علی سہ صدی قادیانی نے دیا تھا تو اس پر لکھا تھا حکم خلیفہ صاحب قادیان چونکہ حیدر آبادی اشتہار کا مضمون دراصل وہی مضمون ہے نیز خلیفہ سب کی جڑ مینا دے اس لئے دونوں سے نفد لیا جائیگا۔

**اطلاع عام** مولانا امر قسری مدظلہ العالی کا مذکورہ بالا جواب سکر قادیانی امت امید نہیں کہ مولانا کے تحریر کردہ شریط کو قبول کر کے کوئی قادیانی میدان میں آ سکے۔ تھے دو گھڑی سیخ جی شیخ بچھارتے ہو وہ ساری سچی جاتی رہی دو گھڑی کے بعد برادران اسلام سے توقع کی جاتی ہے کہ قادیانی لوگ جب کبھی سر اٹھائیں تو ان سے بطریق مذکورہ بالا اقرار نامہ لکھوا لیا کریں گے تا اس جھوٹے نبی اور اس کے فرقہ باطلہ کی پوری قلمی کھل جائے۔

حاکس مل سکر قسری

**قادیانی مباحثہ دکن کا اثر**  
 انجمن ریسرچرکون موثرہ ممبر جب اللہ امر قسری  
 مولانی قاضی صاحب کنول قادیانی نے اپنے  
 اپنے اور اخلاق کے قادیانی مذہب کی تائید میں  
 اطلاع برج کرائی جو وہ لکھتے ہیں کہ یہ مولانا شہداء  
 کے غلطوں اور خصوصاً سکندریہ کے غلطوں کے اثرات  
 قادیانی مذہب کو ترک کر دیا آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر  
 قادیانی مذہب کے اصول پر قادیانی مذہب کو کوئی چیز  
 نہ رہی کہ مولوی شہداء اللہ صاحب نے ان کی تائید میں  
 دیکھا کہ حضرات احمدی کی منظم کے ذریعہ یہ حالت  
 بنی کہ ان کو ان کی قرینہ کی تائید میں  
 مذکورہ بالا دس حضرات کے علاوہ شیخ حسین صاحب  
 سیدک و مزرعل اللہ صاحب و محمد علی صاحب و  
 دیگر قادیانی مذہب کے تائید میں قادیانی اطلاعیں جاری  
 ہو کر مریض ہو رہی ہیں۔ اکھائندہ مولف



# کتاب مصنف مولانا ابوالوفائے شاہ صاحب امرتسری

بابۃ تردید قادیانی

۱۲	الہامات مرزا قادیانی کے الہامات کی	۲	شاہ انگلستان اور مرزا قادیانی
۱۲	مفصل تردید منہ جواب حق ناما	۲	فتح ربانی
۱۲	فتح قادیان مرزا قادیانی کی فیصلہ کن دعا	۲	استنکاف فتح کلج مرزائیاں
۱۲	حق ابوالوفائے شاہ اور شاہ بریلوی مباحثہ	۲	مندرجہ ذیل کتابیں بھی مل سکتی ہیں جو مولانا
۱۲	جس پر فیصلہ ثالث تین سو روپیہ اسلامی	۲	کی تصنیف سے ہیں۔
۱۲	مناظر کو انعام ملا	۲	کلام طیبہ
۱۲	کلج مرزا قادیانی کی الہامی کلج دعا	۲	۳ حق پرکاش
۱۲	پیشگوئی کی تردید قابل دید	۲	۴ شریعت اور طریقت
۱۲	تاریخ مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات	۲	۵ السلام علیکم
۱۲	ازابتدائے استقامت قابل دید مفصل	۲	۶ اسلام تاریخ
۱۲	مرقع قادیان مرزا قادیانی کے خیالات	۲	۷ ہدایت الزوہین
۱۲	ستاللات متفرقہ کا عجیب غریب جواب	۲	۸ ترک اسلام
۱۲	شہادۃ القرآن حصہ اول	۲	۹ الفوز العظیم
۱۲	شہادۃ القرآن حصہ دوم	۲	۱۰ ثمرات تنازع
۱۲	صحیفہ محبوبیہ	۲	۱۱ میل و ملاپ
۱۲	عقائد مرزا	۲	۱۲ حدوت وید
۱۲	چستان مرزا	۲	۱۳ تقلید شخصی اور سلفی
۱۲		۲	۱۴ اجتہاد و تقلید

تمام کتابیں طبع کاپتہ منیجر اخبار اہلحدیث امرتسری پنجاب